sabaqeurdu.com

ISSN-2321-1601

UGC CARE LISTED MONTHLY JOURNAL

83

پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین

فروری ۲۰۲۳

FEBRUARY 2023

سبقِ اردو

جلد:۸، شمارہ: ۲ فروری ۲۰۲۳

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر: محمد سلیم
موبائل: 9919142411
واٹس ایپ: 9696486386
sabaqeurdu@gmail.com

سرنامۂ سرورق : عادل منصوری
سرورق : دانش الٰہ آبادی
کمپوزنگ : دانش الٰہ آبادی، اہل قلم
مطبع: عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس، سنت روی داس نگر، بھدوہی

Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)
IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214
Bank of Baroda, Branch: Gopiganj
Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

فی شمارہ: -/200، زرتعاون: -/1000 زرتعاون خاص: -/2000، اعزازی تعاون: -/5000

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔ کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ر۔ن۔(بھدوہی) ہی کی عدالت میں ہوگی۔ ادارہ

دانش الٰہ آبادی

چیف ایڈیٹر

دانش	پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین	۱
فاروق ارگلی	پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین	۵
پروفیسر عابد گلزار	ادب اطفال کی افادیت واہمیت	۹
اعجاز احمد ڈار	محمد حسن کے ڈراموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت	۱۱
:فیاض احمد وانی	ماحولیاتی تنقید: حرفے چند	۱۵
شاہ نواز	احمد ندیم قاسمی کی رُباعی گوئی کی انفرادیت	۱۸
زبیدہ نسیم	بستی: ایک فنی تجزیہ کرداروں کے آئینے میں	۲۰
رفعت آراء	رفیق راز بحیثیت غزل گو شاعر	۲۲
ڈاکٹر نیلوفر فردوس	'کڑوے کریلے'۔ایک مطالعہ۔موجودہ سماجیات کے تناظر میں	۲۴
ڈاکٹر عبدالواحد	اسلوب احمد انصاری کی خاکہ نگاری	۲۷
رمن کمار	''لفظ ومعنی'': ایک مطالعہ	۲۹
ڈاکٹر اشتیاق احمد ملک	کشمیری غزل: ابتدا سے مہجور تک	۳۱
مبارک لون	اردو شاعری کا سماجی سروکار: ایک کلامیہ	۳۳
وثیق الرحمٰن	عامر سلیم خان: موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں	۳۵
بشریٰ رحمٰن	سائنس: خالقِ کائنات کا تعارف	۳۸
ڈاکٹر آفاق انجم شیخ	کلامِ اقبال میں حبِ وطن	۴۱

ڈاکٹر موسیٰ اقبال	مولانا آزاد ایک عہد ساز شخصیت	۴۳
ڈاکٹر ارم ناز	قرۃ العین حیدر کا تخلیقی سفر	۴۴
ڈاکٹر رفید علی ای	قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے حوالے سے ابتدائی بچپن کی نگہداشت اور تعلیم: درپیش چیلنجز اور ان کا حل	۴۷
محمد اسماعیل ڈار	کشمیر لکھنے کی روایات کا تنقیدی جائزہ''	۵۲
سرتاج احمد میر	غالب کی اردو اور فارسی تصانیف کا مختصر تعارف	۵۳
محمد مصطفیٰ	مکاتیب میں شبلی کی اردو شاعری	۵۶
ڈاکٹر مجاہد الاسلام	ہندوستان کا جمہوری نظریہ اور اردو زبان	۶۲
بلال احمد بیگ، محمد اعظم ملہ	عربی زبان میں جمع مذکر سالم کی علامت (ون) اور (ین) کا اردو زبان میں طرز استعمال	۶۴
ڈاکٹر دانش ندیم	عصر حاضر کے کمرہ جماعت میں ڈیجیٹل خواندگی کی اہمیت وافادیت	۶۷
ڈاکٹر عرشیہ جبین	جدوجہد آزادی کے فروغ میں مولانا ابوالکلام آزاد کا حصہ (الہلال کے حوالے سے)	۷۰
ڈاکٹر سیّد شافی	غالب کی فارسی شاعری میں طنز ومزاح	۷۳
عائشہ انصاری	اردو نثر: مفہوم، اقسام اور اصناف	۷۵
نجمہ مشتاق	ہندوستانی قبائل گجروں کا آغاز وارتقاء ایک تاریخی مطالعہ	۷۸
ڈاکٹر محمد امین نجار	اردو ڈرامے پر تقسیم ہند کے اثرات	۸۲
لطیف احمد بھٹ	ابتدائی دور کے منتخبہ اردو افسانوں میں داستانی جھلکیاں	۸۵
عمیر حسامی	رابندر ناتھ ٹیگور کے تعلیمی نظریات (ایک مطالعہ)	۸۸
شبیر احمد ملک	خاکہ نگاری: فن اور ماہیت	۹۱
ڈاکٹر سعدیہ سنبل	عہد عادل شاہی کے فارسی سخنوران	۹۳
ڈاکٹر سورج کمار	آسکر وائلڈ کے افسانوں میں رومانوی رنگ	۹۵
ناظر انور	ظفر گورکھپوری: غزل گائیکی کے حوالے سے	۹۸
چھلیل سنگھ	وادی چناب کا ایک ست رنگی شاعر: رسا جاودانی	۱۰۱
آصف اشرف لون	کشمیری افسانے میں ہجر ومحرومی کا احساس	۱۰۵
عشرت لطیف	صحافت کی بے باک آواز مولانا ابوالکلام آزاد	۱۰۸
ڈاکٹر سورج کمار	ولیم ورڈسورتھ کی شاعری میں رومانوی عناصر	۱۱۰
محمد تابش	تقاسے کی ایجاد ندا فاضلی	۱۱۲
مختار احمد انصاری	اردو کے ابتدائی ناولوں میں تعلیم نسواں کی اہمیت	۱۱۴
ڈاکٹر محمد طارق	کرداروں کا نفسیاتی مطالعہ	۱۱۶
محمد ناظر حسین	اصول تحقیق وتدوین رشید حسن خاں کی نظر میں	۱۱۸
ریحان احمد	سکینہ کے کردار میں تڑپتی صنف نازک	۱۲۰

ڈاکٹر اعظم انصاری	عہد حاضر میں اردو افسانہ اور سوشل میڈیا	۱۲۲
ڈاکٹر رومی جان	بیسویں صدی میں سرسید کے اہم پیروکار 'پروفیسر عتیق احمد صدیقی'	۱۲۵
پروفیسر رفعت گلزار	پریم چند کے افسانوں میں حب الوطنی، قومی یکجہتی اور انسان دوستی	۱۲۷
ڈاکٹر فوزیہ وحید	ہندوستانوں کے فارسی تراجم اور ان کی اہمیت	۱۲۹
ڈاکٹر موسیٰ اقبال	غالب کی ایک غزل کا تجزیہ	۱۳۲
ڈاکٹر اسماء بدر	ہندوستان کی جنگ آزادی اور اردو ادب	۱۳۵
الطاف احمد	ڈاکٹر عبدالحق کی تعلیمی خدمات اور اس کی معنویت	۱۳۷
ڈاکٹر نذرانہ شفیع	''خطوط غالب میں نفس کی پرچھائیاں'' اسلوب احمد انصاری کے حوالے سے	۱۳۹
محمد مبشر	حالی شناس۔ مولوی عبدالحق	۱۴۱
شبنم بانو	مجتبیٰ حسین بحیثیت سفرنامہ نگار	۱۴۳
ڈاکٹر جہانگیر اقبال	شاعر انقلابی خانم سپیدہ کاشانی	۱۴۵
خورشید احمد وانی	بلونت سنگھ بحیثیت افسانہ نگار	۱۴۷
ڈاکٹر منور حسین	افسانہ ''ننھی کی نانی'' کا فنی مطالعہ	۱۴۹
بلال احمد بیگ	عربی ادب میں سوانح نگاری کا آغاز وارتقاء	۱۵۱
اکٹر شائستہ ریاض	فارسی ادب میں میر سید علی ہمدانی چہل اسرار کے آئینے میں	۱۵۳
شمس نیازی	تغزل کیا ہے	۱۵۵
رضوان الرحیم	وحشی سعید اور اردو فکشن	۱۵۷
ڈاکٹر سرور احمد بٹ	جون ایلیا کی عشقیہ شاعری	۱۶۰
شہپر شریف	فرہنگِ فسانۂ عجائب: ایک جائزہ	۱۶۳
ڈاکٹر شوکت علی	آنندرام مخلص کے احوال وآثار	۱۶۵
ڈاکٹر الطاف احمد شیخ	علامہ اقبال کی شخصیت اور فلسفیانہ جہات	۱۶۷
ڈاکٹر محمد یونس بٹ	اردو زبان میں مرثیہ نگاری کی روایت	۱۶۹
تنویر احمد	فاروق مضطر اور دبستانِ ہمالہ ایک تنقیدی جائزہ	۱۷۲
ڈاکٹر شفقت الطاف	لغت نگاری کا تاریخی پس منظر	۱۷۴
سنیل کمار	سیماب اکبرآبادی کی شاعری کا ایک اجمالی جائزہ	۱۷۶
محمد جمال الدین	ساحر لدھیانوی شخصیت اور شاعرانہ خدمات	۱۷۹
غلام مصطفیٰ اشرفی	''تصور جمال، معنی ومفہوم''	۱۸۱
ڈاکٹر فوزیہ وحید	مجموعۂ لطائف وسفینۂ ظرائف ۔ کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ	۱۸۵
محمد ظہور عالم	افسانچے کی ماہیت	۱۸۷
اعجاز احمد	پروفیسر حامدی کاشمیری بحیثیت افسانہ نگار ۲۹ر جنوری ۱۹۳۲ء - ۲۷ر دسمبر ۲۰۱۸ء	۱۸۹
محمد یاسر	قمر جمالی کا انشائیہ 'اللہ میاں کے نام ایک خط' کا جائزہ	۱۹۲
رابعہ قریشی	شہر بانو کی خودنوشت ''بیتی کہانی'' کا اجمالی جائزہ	۱۹۴
محمد عارف	رسوا کی ناول نگاری ''امراؤ جان ادا'' کی روشنی میں	۱۹۶
محمد اعظم ملہ و ڈاکٹر عرفانی رحیم	قاضی عبدالستار کے افسانوں کا تنقیدی جائزہ	۱۹۸

عہد حاضر میں اردو افسانہ اور سوشل میڈیا

ڈاکٹر اعظم انصاری

آج کے دور کو انفارمیشن اور ٹکنالوجی کی صدی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور دیگر ٹکنالوجی نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں برق رفتاری سے ترقی کر کے پوری دنیا کو ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل کر دیا ہے۔ انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی نے فاصلوں کو کم اور معلومات کے ذخائر کا انبار لگا دیا ہے، جس کے ذریعہ ہم گھر بیٹھے منٹوں وسکنڈوں میں اپنے موبائل یا کمپیوٹر کے ذریعہ بہ آسانی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ انفارمیشن اور صارفی کے اس دور میں کتاب کا مفہوم بدل گیا ہے اور معلومات کے فاصلے سمٹ کر موبائل تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ دن دور نہیں کہ کتب خانوں میں کتابوں سے بھری ہوئی الماریوں کی قطاریں داستان پارینہ یا ماضی کا خواب بن جائیں۔ ان کتابوں کا بدل ای۔ بک (E-Book) ای۔ لائبریری (E-Liberary)، کالج کا بدل ای۔ پاٹھ شالا (E-Pathshala) اور مکتب و پاٹھ شالاؤوں کا بدل ای۔ بستہ (E-Basta) ہو جائیں۔ کتابوں کے قدیم وجدید ذخائر گوگل سرچ کی ویب گاہوں کی زینت بن جائیں گے۔

بہر کیف اکیسویں صدی میں سوشل میڈیا نے بھی ارتقائی منازل طے کر کے بام عروج پر پہنچ گیا ہے اور عالم کو اپنی ضوفشاں سے منور کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں علم و ادب کی آبیاری بھی کر رہا ہے اور فکر وآگہی کے نئے نئے دریچے بھی وا کر رہا ہے۔ اردو کی مختلف اصناف شاہد ہیں کہ سوشل میڈیا کے ذریعہ انھیں بام عروج نصیب ہو رہا ہے۔ اردو ادب کی منظور و منثور تخلیقات اور ان کے قلم کار سے ہم متعارف ہو رہے ہیں۔ یہ فنکار اپنے افکار، نظریات اور تصورات سے اردو ادب کے گلستان میں مختلف اصناف کی کیاریوں میں رنگ برنگ کے پھول کھلا رہے ہیں اور اس کی خوشبو سے سات سمندر پار اپنے قارئین کے اذہان وقلوب کو معطر کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کے توسط سے ان کے چاہنے والوں کا دائرہ روز بہ روز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ انھیں افکار، نظریات کی خوشبو سے متاثر ہو کر نسل نو کے قلم کار اسی باس میں اپنی تخلیقات کو معطر کر کے سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع سے اپنے لاکھوں قائین تک پہنچانے کے لئے برابر کوشاں و سرگرداں رہتے ہیں۔ یہاں پر ہم اردو ادب کی اہم صنف افسانہ پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں جو عہد حاضر میں اردو کی منثور اصناف میں سب سے زیادہ مشہور و ہر دلعزیز صنف ہے۔ اردو ادب میں افسانہ فکشن (افسانوی ادب) کی ایک جدید نثری صنف ہے۔ اردو میں افسانے کا آغاز بیسویں صدی میں ہوا اور یہ صنف انگریزی زبان و ادب کے توسط سے اردو ادب میں آئی۔ افسانہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور مختلف لغات میں اس کے الگ الگ معنی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جامع فیروز اللغات میں افسانہ کے معنی داستان، قصہ، کہانی، جھوٹی بات کے ہیں۔ 1

افسانہ انگریزی میں شارٹ اسٹوری (Short Story) کے مترادف ہے۔ انسانی تجربات وخیالات کو کم سے کم لفظوں میں تحریر کرنا افسانچہ کہلاتا ہے۔ افسانہ مغرب میں سب سے نئی اور کم عمر صنف ادب ہے۔ علاوہ ازیں وہاں کے قارئین میں سب سے زیادہ مشہور و ہر دلعزیز بھی ہے۔ عہد حاضر میں صرف اردو زبان میں ہی نہیں بلکہ ملک کی دیگر زبانوں کے نثری اصناف میں صنف افسانہ سب سے زیادہ مقبول ومحبوب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے قاری کا حلقہ بہت ہی وسیع ہے۔ جس طرح اکیسویں صدی کو سوشل میڈیا کی صدی کہا جا رہا ہے اسی طرح سے اسے افسانہ کی صدی کہا جا سکتا ہے۔

علامہ راشد الخیری، سجاد حیدر یلدرم، سلطان حیدر جوش اور پریم چند کا شمار اردو کے بنیاد گزار افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ پریم چند نے جن موضوعات و کرداروں کے توسط سے اپنے ترقی پسند خیالات واسلوب بیان کو ہندوستان کے نوے فیصد عوام تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی وہ اردو ادب کا بیش قیمتی سرمایہ ہے۔ ان کے بعد کے افسانہ نگاروں میں کرشن چندر، اپندر ناتھ اشک، راجندر سنگھ بیدی، حیات اللہ انصاری اور عصمت چغتائی وغیرہ نے اردو افسانے کو بلندی عطا کی، جن کے فنی وفکری تصورات، مقصد حیات اور اسلوبیات کی چرچا ہر سمت ہو رہی ہے۔ آج ہم جس عہد میں زندگی گذار رہے ہیں اس میں صرف ملکی سطح پر ہی نہیں عالمی سطح پر بھی سماجی، سیاسی، معاشی، لسانی، ادبی اور تہذیبی زندگی میں ہو رہی تبدیلیوں کو صاف طور پر دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ گاؤں سے شہر کی طرف ہجرت، صارفی عناصر کا سماج و سیاست پر غلبہ، نیم عریاں کلچر، نوجوان نسل کا بڑھتا ہوا فرسٹریشن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے انقلاب اور موبائل کے استعمال نے سماجی، اخلاقی اور تہذیبی قدروں کو پامال کر دیا ہے۔ فاسٹ فوڈ، جنک فوڈ، فلیٹ کلچر کے ساتھ ہی ساتھ اولڈ ایج ہوم کلچر نسل نو کو تیزی کے ساتھ اپنی گرفت میں لے رہا ہے جس کے سبب ہمارا سماجی تانا بانا ٹوٹتا وبکھرتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ نسل نو کے افسانہ نگار دنیا کے مختلف علاقوں میں ہو رہے ان تغیر وتبدل کو اپنے افسانوں کا موضوع بنا کر صفحہ قرطاس پر بکھیر رہے ہیں اردو افسانے کے دیوانے اس کے مطالعے سے اپنے درد کا مداوا چاہتے ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی، طلاق ثلاثہ، حلالہ، دہشت گردی، مذہبی منافرت، تعلیم کا گرتا معیار اور تعلیمی اداروں میں بڑھتا ہوا سیاسی دخل جیسے موضوعات افسانوں میں جگہ پا رہے ہیں اور اپنے قاری کو غور وفکر کی دعوت دے رہے ہیں۔

سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ فیس بک (کتاب چہرہ) پر آن لائن افسانے پڑھے جا رہے ہیں۔ فیس بک کی ابتداء 4/ فروری 2004 کو امریکہ کے مارک زوگر برگ نے ہارورڈ یونیورسٹی کے اپنے ہم مکتب ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس سماجی ویب سائٹ کی شروعات کی تھی۔ 2 فیس بک کی اس سماجی ویب سائٹ پر اردو زبان وادب کے شائقین کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے جس سے اس کی عوامی شہرت و مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس ویب سائٹ پر صرف برصغیر کے ہی نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک کے اردو کے افسانہ نگار اپنی تخلیقات اس ویب سائٹ پر پیش کر رہے ہیں جنکی تعداد

ہزاروں میں ہے۔ جن کے افسانے شب و روز فیس بک کی ویب سائٹ پر لوڈ کئے جاتے ہیں۔ ان افسانوں کے قارئین کی تعداد لاکھوں میں ہے جو ان کے افسانوں کا شوق سے مطالعہ کرتے ہیں اور اس کے بعد ان پر آن لائن تنقید اور تبصرے کئے جاتے ہیں۔ جہاں افسانے پر کہنہ مشق اور نسل نو کے قلم کاروں کے ذریعہ افسانے کی فنی، فکری، نظریاتی اور اسلوبیاتی خوبیوں اور خامیوں پر کھل کر آراء پیش کی جاتی ہیں جو ایک صحت مند ادبی ماحول کو جنم دیتی ہیں۔ یہاں پر افسانے کا خالق اپنی اس تخلیق پر ہو رہی تنقید کو خندہ پیشانی کے ساتھ تسلیم کرتا ہے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک سچے ادیب اور فنکار ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ یہ نوآموز افسانہ نگاروں کے فن کی آبیاری کا بہترین پلیٹ فارم ہے، جہاں پر نسل نو کے افسانہ نگاروں کی تخلیقات پر صحت مند آراء پیش کی جاتی ہیں۔

فیس بک پر اردو افسانہ نگاروں کے مختلف گروپ مختلف ناموں سے متحرک ہیں جن میں 'حرف ادب'، 'بزم یاران اردو ادب'، 'گرداب' اور 'عالمی افسانہ فورم' وغیرہ۔ عالمی افسانہ فورم فیس بک پر سب سے بڑا افسانہ نگاروں کا گروپ ہے۔ 3 اس کے گروپ ایڈمن میں میر وسیم، اسماء حسن، انجم قدوائی اور مریم ثمر ہیں۔ اس افسانہ فورم کی صدر ذکیہ صدیقی جو امریکہ میں قیام پذیر ہیں۔ عالمی افسانہ فورم کے اس گروپ پر صدہا قلم کاروں کی تخلیقات آپ کو آن لائن مطالعے کو مل جائیں گی۔ سلام بن رزاق (ممبئی) کا افسانہ 'یہ دھواں سا'، ذکیہ مشہدی (پٹنہ) کا 'جگنوؤں کی رات'، میر وسیم (پاکستان) کا 'دعا مانگی تو اتنے پھول کھلے'، ڈاکٹر افشاں ملک (علی گڑھ) کا 'دشت بے اماں'، ڈاکٹر صادقہ نواب سحر (ممبئی) کا 'ٹمٹمائے ہوئے دیئے'، فرید نثار احمد انصاری (دوحہ۔ قطر) کا 'مونسٹر'، سید انور ظہیر رہبر (جرمنی) کا 'بند مٹھی'، ڈاکٹر اقبال احمد آزاد (پٹنہ) کا 'رات'، ڈاکٹر عشرت معین سیما (برلن۔ جرمنی) کا افسانہ 'فیس بک'، عتیق رحمٰن (دبئی) کا 'کراسنگ پوائنٹ'، ڈاکٹر عشرت ناہید (لکھنو) کا 'ذرا اعتبار پائے' وغیرہ کے نام نامی سرفہرست ہیں۔

یہاں پر افشاں ملک جو اتر پردیش کے شہر علی گڑھ میں رہائش پذیر ہیں کا افسانہ 'گودلی ہوئی ماں' کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ اس افسانہ میں افسانہ نگار نے نسل نو میں بڑھتے ہوئے صارفی و فلیٹ کلچر کے سبب ٹوٹتے و بکھرتے سماجی تانے بانے، قدیم و جدید تہذیبی و اخلاقی اقدار کے مابین بڑھتے ہوئے تصادم کا نقشہ بہت ہی پرکشش انداز میں پیش کیا ہے۔ اس افسانے کا مرکزی کردار ناصر ہے جس کے اطراف و اکناف پوری کہانی گردش کرتی ہے۔ ناصر کی پیدائش کے وقت اس کی ماں چل بسی تھی، ایک برس کی عمر میں اس کا باپ حادثے کا شکار ہو کر جان گنوا بیٹھا تھا تو تین برس کی عمر میں اس کی دادی نے بھی اس دنیا کو الوداع کہہ دیا۔ محلّہ کے ایک شخص نے ناصر سے ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے یتیم کھانے میں چھوڑ آیا جہاں اس کی پرورش ہوئی۔ یتیم کھانے کے مہتمم سرفراز علی نے اس کی ذاتی طور پر سرپرستی قبول کی اور اسے زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ ناصر نے بطور کیریر صحافت کا انتخاب کیا اور ایک نامی گرامی ٹی۔ وی چینل کا مشہور و معروف صحافی بن گیا۔ ناصر کو چینل کی طرف سے ایک پروجیکٹ سونپا گیا تھا کہ وہ ایسے فلاحی اداروں کا سروے کرے جہاں عمر رشیدہ، بیوہ اور بے سہارا خواتین کے تحفظ اور ان کے فلاح کے لئے کام کئے جا رہے ہوں۔ ''آشیانہ'' نام کے ایک غیر سرکاری اولڈ ایج ہوم میں اس کی ملاقات صابرہ نام کی ایک عمر رشیدہ خاتون سے ہوتی ہے جسے وہ ماں بنا کر اور تحریری عمل کو پورا کرنے کے بعد اپنے گھر لے آتا ہے۔ صابرہ، ناصر سے اپنی زندگی کے نشیب و فراز کی روداد بیان کرتی ہے۔ افسانہ نگار نے صابرہ کی مغموم زندگی کا خاکہ بہت ہی پردرد انداز میں بیان کیا ہے۔ اقتباس پیش خدمت ہے۔

ان کے دو بیٹے ہیں جو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ امریکہ میں مقیم آسودہ زندگی گزار رہیں۔ دو سال پہلے ان کے شوہر کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا اور وہ اکیلی رہ گئیں۔ والد کے گزر جانے کے بعد بچوں نے ان سے رابطہ کیا تسلی دی اور کاروباری مصروفیت کی بنا پر فوری آنے سے معذرت کرتے ہوئے جلد ہی اپنے پاس بلانے کا یقین دلایا۔ مگر دو سال کا عرصہ گزر جانے پر بھی نہ وہ آئے اور نہ ہی مجھے اپنے پاس بلایا۔ شوہر کے گزر جانے کا صدمہ، بڑھتی عمر اور اکیلا پن مجھے اندر اندر کھائے جا رہا تھا۔ ایسے وقت میں مجھے سب سے زیادہ بچوں کا انتظار تھا۔ میرا انتظار بڑھتا جا رہا تھا لیکن نہ وہ خود آ رہے تھے اور نہ مجھے اپنے پاس بلا رہے تھے۔ ہاں میرے دونوں بیٹوں کی باقاعدگی سے بھیجی گئی رقم سے میرا بینک بیلینس بڑھتا جا رہا تھا اور ان کی بے رخی و بے اعتنائی سے میرا دل خالی ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے ان کے پیسوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میری خوشی تو اپنے بچوں اور ان کے بچوں کے ساتھ رہنے میں تھی۔ حالانکہ میں یہ بھی جانتی تھی کہ وہ اپنا جما جمایا کاروبار چھوڑ کر انڈیا میرے پاس آ کر نہیں رہ سکتے لیکن میں تو ان کے ساتھ جا کر رہ سکتی تھی۔ نہ معلوم وہ خود مجھے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتے تھے یا ان کی بیویوں کو میرا وہاں ان کے ساتھ رہنا گوارا نہیں تھا۔'' 4

(افسانہ۔ گودلی ہوئی ماں)

صابرہ کی درد بھری داستان سن کر ناصر غم کے دریا میں غوطے لگانے لگا کیونکہ اس کی بھی داستان زندگی اسی طرح کی غم کی لہروں کے ساتھ ہچکولے کھاتے ہوئے اس مقام تک پہنچی تھی۔ اب ناصر اور صابرہ (گودلی ہوئی ماں) ساتھ ساتھ زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ کچھ دنوں بعد ماں کی کوششوں سے ناصر کی شادی شہلا نام کی تعلیم یافتہ لڑکی سے کر دی گئی۔ لیکن یہاں پر بھی تہذیبی و اخلاقی اقدار کے مابین کشمکش اور گھریلوں رشتوں کے تانے بانے میں بکھراؤ ایک بار پھر صاف طور پر دکھائی دینے لگتا ہے۔ ناصر اور شہلا کے بیچ میں دوریاں بڑھنے لگتی ہیں جو سرد جنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ افسانہ نگار نے اس جنگ کے خاتمہ کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بہت ہی متحیر کرنے والا ہے۔

''ناصر غلطی میری بھی ہے اتنے دنوں میں بھی تم سے دور دور رہی۔۔۔؟ شہلا کی اس تبدیلی پر ناصر کو حیرانی کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہو رہی تھی۔ وہ اسے اب اور شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ تو بس یہ چاہتا تھا کہ شہلا ماں کے رشتے کی نوعیت کو سمجھ لے ان کی عزت کرے ان سے محبت کرے۔ بس! ہاں تم کیا چاہ رہی تھیں کہو نہ۔۔۔۔۔! دل کی بات دلدار سے بتانے میں اتنی شرم؟ وہ اسے چھیڑ رہا تھا، ایک قاتل ادا سے شہلا نے ناصر کے گلے میں اپنی باہیں ڈال دیں اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ ناصر! تم اماں کو واپس 'آشیانہ' پہنچا

دو۔۔۔!!!'' 5 (افسانہ۔گودلی ہوئی ماں)

سوشل میڈیا کی دوسری اہم ویب سائٹ واٹس ایپ ہے۔اس کا قیام جنوری 2009 میں جین کوم (Jan Koum) اور برائن ایکشن (Brian Action) نام کے دو ساتھیوں کی کوششوں سے عمل میں آیا تھا۔ 6 دانشوران اور عوام میں اسے یکساں مقبولیت حاصل ہوئی۔واٹس ایپ کے ذریعہ صنف افسانہ کو بہت تیزی کے ساتھ نشر واشاعت ہورہی ہے۔اور علمی و ادبی حلقوں میں اس کا دائرہ برق رفتاری کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔اس ویب سائٹ پر بہت سے گروپ اپنے افسانوں کو لاکھوں قارئین تک پہنچانے کی ہمہ جہت کوشش کر رہے ہیں۔جن میں قمر صدیقی کا 'اردو چینل'، فرحان دل کا 'قلمدان'، محمد علیم کا 'نوجوان قلم کار'، بشیر تلگامی کا 'ہمارے مختصر افسانے'، محمد علیم اسماعیل کا 'اردو افسانہ و افسانچے' اور مجاہد سلیم کا ادبی کہکشاں وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔افسانوں کی اس ادبی کہکشاں کے جھرمٹ میں ہزار ہا افسانے علمی، ادبی، تکنیکی، لسانی اور نظریاتی ضوفشاں بکھیرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

واٹس ایپ کی طرح یوٹیوب کا قیام بھی امریکہ میں 14 /فروری 2005 کو چاڈ ہرلے (Chad Hurley)، اسٹیو چین (Steve Chaen) اور جاوید کریم (Jawed Karim) کی مشترکہ کوششوں سے عمل میں آیا تھا۔ 7 یوٹیوب ایک ایسی ویب سائٹس ہے جس پر افسانہ نگار اپنے افسانے کی ویڈیوز بنا کر خود اپ لوڈ کرتا ہے یا کسی مترنم آواز کے مالک کے ذریعہ اس کی آواز میں ویڈیوز بنا کر اپ لوڈ کرتا ہے تاکہ وہ ان افسانوں کو اپنے زیادہ سے زیادہ قارئین تک پہنچا سکے۔اس ویب سائٹس پر گوگل کے توسط سے اپنے اپنے کھاتے بنائے جاتے ہیں جسے چینلز کے نام سے جانا جاتا ہے۔یوٹیوب پر اردو افسانے کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔یہ اردو زبان وادب اور خاص کر صنف افسانہ کی ترویج واشاعت کا بہترین اور مقبول ترین ذریعہ ہے۔یوٹیوب پر آپ کو اردو ادب کے عظیم المرتبت افسانہ نگاروں کے قدیم وجدید ویڈیوز کی شکل میں افسانے ہمیشہ دستیاب رہتے ہیں۔مثال کے طور پر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا یوٹیوب چینل 'اردو کونسل'، عابد علی بیگ کا یوٹیوب چینل، اور 'جشن ادب' نام کے یوٹیوب چینل پر آپ کو صائمہ کی سریلی و مترنم آواز میں اردو کے نئے اور پرانے افسانے دیکھنے وسننے کو مل جائیں گے۔

اردو افسانے کو فراغ دینے یا اس کی ترویج واشاعت میں مختلف ویب سائٹس اہم رول ادا کر رہی ہیں جن میں اردو فکشن، اردو چینل، اردو کونسل، جہان اردو، اردو ویب ڈیجیٹل لائبریری، اردو یوتھ فورم، عالمی پرواز اور اردو کی سب سے مشہور ومقبول ویب سائٹ ریختہ ڈاٹ کام وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہاں پر ریختہ کے متعلق یہ بات تحقیق طلب ہے جس کا ذکر نورالحسن نقوی اپنی کتاب تاریخ ادب اردو میں کرتے ہیں کہ مجلس 'ریختہ' کے صدور میں خدائے سخن میر تقی میر اور صوفی شاعر خواجہ میر درد جیسے صاحب قلم اس بزم کی زینت بڑھاتے تھے۔خان آرزو ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو اپنے مکان پر مجلس ریختہ منعقد کیا کرتے تھے۔جب دہلی اجڑی اور خان آرزو دہلی چھوڑنے پر مجبور ہوئے تو یہ محفل خواجہ میر درد کے مکان پر ہونے لگی اور جب میر درد نے درویشی اختیار کر لی تو یہ محفل میر تقی میر کی صدارت میں منعقد ہونے لگی۔ 8 میر تقی میر نے مجلس ریختہ کو آسمان ادب پر پہنچا دیا اور بعد کے شعرا میر کے ان تصورات، تخیلات اور اسلوبیات کی بلندی تک پہنچنے کے لئے برابر کوشاں وسرگرداں رہتے تھے۔اسی 'ریختہ' کے متعلق اردو کے مرزا غالب، الطاف حسین حالی اور مصحفی جیسے بیشتر قادر الکلام شعراء نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور مرزا غالب جیسا عظیم المرتبت شاعر اس فہرست میں سرفہرست دکھائی دیتا ہے۔

ریختہ کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا 9

2013 میں سنجیو صراف نے اردو کی اسی 'مجلس ریختہ' کو حیات نو بخشنے کا بیڑا اٹھایا اور ریختہ ڈاٹ کام کے نام سے ویب سائٹ بنا کر اردو کی ادبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

کتابیات

1۔جامع فیروز اللغات۔الحاج مولوی فیروزالدین، ایجوکیشنل بک ہاوس دہلی، ص۔103

2۔فیس بک ویکی پیڈیا (آن لائن)

3۔فیس بک۔عالمی افسانہ فورم (آن لائن)

4۔گودلی ہوئی ماں۔افشاں ملک (آن لائن)

5۔گودلی ہوئی ماں۔افشاں ملک (آن لائن)

6۔واٹس ایپ ویکی پیڈیا (آن لائن)

7۔یوٹیوب ویکی پیڈیا (آن لائن)

8۔تاریخ ادب اردو۔نورالحسن نقوی، ص۔98

9۔دیوان غالب (اردو)۔مرزا اسداللہ خان غالب، ص۔43 غالب اکیڈمی دہلی۔2006

ڈاکٹر اعظم انصاری

اسسٹنٹ پروفیسر

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ